قسطوں پر موبائل خرید کر اسی دکاندار کو نقد میں بیچنا کیسا؟

مجیب: مفتی ابو محمد علی اصغر عطّاری مدنی

تاریخ اجراء: ماہنامہ فیضانِ مدینہ اکتوبر 2023ء

دار الافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ ہم قسطوں پر خرید و فروخت کا کام کرتے ہیں بعض اوقات کسٹمر آکر کہتا ہے کہ مجھے قسطوں پر موبائل لینا ہے اور پھر اسے آگے فروخت کرنا ہے کیونکہ مجھے پیسوں کی ضرورت ہے۔ کیا ایسے کسٹمر کو چیز بیچ سکتے ہیں جس کا مقصد اس کو خرید کر استعمال کرنا نہیں بلکہ آگے فروخت کرنا ہے؟

دوسرا سوال یہ ہے کہ اس کسٹمر کو چیز قسطوں پر بیچنے کے بعد کیا دکاندار اس سے واپس نقد میں کم قیمت پر خرید سکتا ہے؟

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِكِ الۡوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الۡحَقِّ وَالصَّوَابِ

(1) گاہک نے جب چیز خرید لی تو وہ اس کا مالک ہو گیا اب چاہے وہ چیز آگے کسی کو بیچے یا تحفے میں دے یا استعمال کرے یہ اس کی مرضی ہے اس کو یہ اختیار حاصل ہے لہٰذا گاہک کو وہ چیز قسطوں میں بیچنا، جائز ہے اس میں کوئی حرج نہیں۔

واضح رہے کہ قسطوں پر کاروبار کرنا دراصل ادھار خرید و فروخت ہی کی ایک قسم ہے جس میں چیز نقد کے مقابلے میں زائد قیمت پر بیچی جاتی ہے اور قیمت کی ادائیگی بھی قسطوں کی صورت میں ہوتی ہے۔ نقد اور اُدھار کی قیمتوں میں فرق کرنا شرعاً جائز ہے لہٰذا قسطوں پر خرید و فروخت بھی جائز ہے جبکہ سودا کرتے وقت چیز کی قیمت طے ہو اور قیمت کی ادائیگی کی مدت بھی طے ہو۔

البتہ اگر اس کاروبار میں کوئی ناجائز شرط لگائی تو اس ناجائز شرط کی وجہ سے وہ بیع فاسد ہو جائے گی جیسے یہ شرط لگانا کہ "**اگر قسط وقت پر نہ دی تو جرمانہ دینا ہو گا**" ناجائز شرط ہے کیونکہ شریعت میں مالی جرمانہ جائز نہیں، لہٰذا اس شرطِ فاسد کی بنا پر یہ بیع فاسد ہو گی جس کا فسخ کرنا عاقدین پر واجب ہو گا، اگر فسخ نہ کریں تو گنہگار ہوں گے۔

(2)جب کسٹمر نے خریدی ہوئی چیز کی قیمت مکمل طور پر ادا نہ کی ہو تو دکاندار کا وہی چیز کسٹمر سے کم قیمت میں واپس خریدنا جائز نہیں۔ لہٰذا دریافت کی گئی صورت میں چونکہ دکاندار نے موبائل قسطوں میں بیچا ہے اور ابھی اس موبائل کی مکمل قیمت ادا نہیں ہوئی ہے لہٰذا دکاندار نے جس قیمت پر بیچا ہے اس سے کم قیمت میں کسٹمر سے وہ موبائل نقد میں بھی واپس نہیں خرید سکتا۔ ہاں اگر اس میں کوئی نقصان پیدا ہو گیا ہو تو پھر کم قیمت میں بھی خرید سکتا ہے۔

صدرالشریعہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرَّحمہ لکھتے ہیں: ”جس چیز کو بیع کر دیا ہے اور ابھی ثمن وصول نہیں ہوا ہے اس کو مشتری سے کم دام میں خریدنا، جائز نہیں اگرچہ اس وقت اس کا نرخ کم ہو گیا ہو۔“

مزید لکھتے ہیں: ”کم داموں میں خریدنا اُس وقت ناجائز ہے جب کہ ثمن اُسی جنس کا ہو اور مبیع میں کوئی نقصان نہ پیدا ہوا ہو اور اگر ثمن دوسری جنس کا ہو یا مبیع میں نقصان ہوا ہو تو مطلقاً بیع جائز ہے۔(بہارِ شریعت، 708/2)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم